روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 5 جنوری 2009ء 7 محرم 1430 ہجری 5 صلح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 4

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنھما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الھدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 364)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 336)

آل محمدؐ اور اہل بیت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

ترجمہ:۔ میری جان و دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 97)

ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے۔ (ترجمہ عربی عبارت سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 ص 353)

سینے سے لگایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ گھر سے نکلے تو حضرت حسینؓ رستہ میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ تیزی سے لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور دونوں ہاتھ پھیلا کر اسے پکڑنے لگے مگر حسینؓ ادھر ادھر بھاگ جاتے تھے۔ حضورؐ ان کے ساتھ کھیلتے رہے اور پھر انہیں اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا۔

(الادب المفرد باب معانقۃ الصبی)

درخواست دعا

☆ خدا تعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کو ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

سیکرٹریان تعلیم القرآن متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن کے زیر اہتمام 12 تا 18 دسمبر 2008ء ہفتہ تعلیم القرآن منانے کا تمام جماعتوں کو پروگرام دیا گیا تھا۔ نیز درخواست کی گئی تھی کہ اس ہفتہ کی کارکردگی کی رپورٹ الگ طور پر ارسال کی جائے۔ ابھی تک بہت کم جماعتوں سے اس کی رپورٹ موصول ہوئی ہے براہ کرم کارکردگی کی رپورٹ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ اس میں دو بنیادی امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی تھی کہ قرآن کریم ناظرہ نہ جاننے والوں کی تعداد اور ان کو پڑھانے کے لئے کلاس کا انتظام اور روزانہ تلاوت کرنے والوں کی تعداد اور ان میں اضافہ کی کوشش۔

امید ہے کہ آپ تعلیم القرآن کی اہمیت کے پیش نظر یہ رپورٹ ضرور ارسال فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی حقیقی خدمت کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی ربوہ)

کامیابی

مکرم عرفان احمد صاحب ولد مکرم سلطان احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 6 دسمبر 2008ء کو ڈسٹرکٹ لیول پر اردو مضمون نویسی کے مقابلہ میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے خاکسار کلاس سیکنڈ ائیر (پری میڈیکل) نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

معبود برحق

یہی معبود برحق ہے جسے جبار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے جسے قہار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے جسے غفار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے جسے ستار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے کہ جو عالی و فائق ہے
یہی معبود برحق ہے کہ رات اور دن کا خالق ہے
یہی معبود برحق ہے کہ جو معبود کل ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ جو مسجود کل ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ مذکور زباں ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ معروف جہاں ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ احساں اس کا بالا ہے
یہی معبود برحق ہے کہ احساں کرنے والا ہے
یہی معبود برحق ہے کہ شان اس کی نرالی ہے
کوئی دن اور کوئی لحظہ نہ امر حق سے خالی ہے
یہی معبود برحق ہے مرا ایمان اس پر ہے
یہی معبود برحق ہے کہ اطمینان اس پر ہے
یہی معبود برحق ہے امانت اس سے جاری ہے
اسی کی پاک امانت سے میسر دینداری ہے
نہیں طاقت سوا اس کے بدی سے باز رہنے کی
وہی توفیق دیتا ہے کلام نیک کہنے کی
وہی معبود برحق ہے عبادت اس کی شایاں ہے
وہی معبود برحق ہے کہ حق اس کا نمایاں ہے
وہی معبود برحق ہے صداقت اور ایماں سے
وہی معبود برحق ہے میں کہتا ہوں دل و جاں سے
وہی معبود برحق ہے کرو سب بندگی اس کی
ہماری بندگی کرنے میں ہے خورسندگی اس کی
وہی معبود برحق ہے کہ قبل از کل وجود اس کا
وہی معبود برحق ہے کہ بعد از کل نمود اس کا
وہی معبود برحق ہے کہ ہے جس کو بقاء دائم
فنا اور موت سب کو ہے نظر آتے ہیں جو قائم
وہی معبود برحق ہے کہ عظمت میں وہ اعلیٰ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ کرم اور حکم والا ہے
وہی معبود برحق ہے کہ اکرم ہے کریموں سے
وہی معبود برحق ہے کہ ارحم ہے رحیموں سے
وہ ان کو دوست رکھتا ہے کہ توبہ ہے شعار ان کا
کراتا وا ہے باب رحم عجز و انکسار ان کا
وہی معبود برحق ہے کہ گمراہوں کا ہادی ہے
گرہ میں باندھنے کی بات ہے جو یہ سنا دی ہے
وہی معبود برحق ہے پناہ ہے داد خواہوں کی
اسی کی ذات ہے فریادرس فریاد خواہوں کی
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الناصریں وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیرالحافظیں وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الوارثیں وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الحاکمیں وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الرازقیں وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الفاتحیں وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الغافریں وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الراحمیں وہ ہے

(الحکم 16 جون 1899ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر

حضرت امام حسینؓ کا عالی مقام

حضرت امام حسینؓ تاریخ اسلام کی وہ مشہور شخصیت ہیں جن کی یاد آج بھی صدیاں گزرنے کے بعد ہر سال تازہ ہو جاتی ہے اور یہ نام قیامت تک اسی طرح روشن و تابندہ رہے گا۔ کیونکہ خلفائے راشدینؓ کے عہد کے بعد جس واقعہ نے اسلام کی دینی، سیاسی اور اجتماعی تاریخ پر سب سے زیادہ گہرا اثر ڈالا ہے وہ امام حسینؓ کی شہادت کا عظیم واقعہ ہے۔ دنیا کے کسی المناک حادثہ پر نسل انسانی کے اس قدر آنسو نہ بہے ہوں گے جس قدر اس حادثہ پر بہہ چکے ہیں۔ چودہ سو برس میں چودہ سو محرم گزر چکے ہیں اور ہر محرم اس حادثہ کی یاد تازہ کرتا رہا۔ یہ معرکہ کربلا ایک الگ موضوع ہے جو بڑا تفصیل طلب ہے۔ میرے اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ حضرت امام حسینؓ بحیثیت ایک انسان کے کس نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔

3 شعبان 4ھ بروز دوشنبہ بمطابق 8 جنوری 626ء مدینہ منورہ میں حضرت امام حسنؓ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کے بطن سے حضرت علیؓ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپؓ کی ولادت سے قبل حضرت ام فضلؓ جو نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی پھوپھی ہیں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج رات مَیں نے نہایت ہی خوفناک اور ہولناک خواب دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا خواب دیکھا ہے؟ حضرت ام فضلؓ نے کہا کہ مَیں نے خواب دیکھا کہ فرشتہ آیا اور اس نے حضورؐ کے جسم اطہر سے گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے خواب سن کر فرمایا کہ تم نے بہت مبارک اور مبشر خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ میری بیٹی فاطمہؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں پرورش پائے گا۔ اس خواب کے بعد حضرت فاطمہؓ سے حضرت حسینؓ پیدا ہوئے اور ام فضلؓ ہی ان کی کھلائی پر مقرر ہوئیں۔

ولادت کے بعد حضرت حسینؓ کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ ان کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔ آپؐ نے ان کے دونوں کانوں میں اذان و اقامت کہی۔ ساتویں دن عقیقہ کروایا۔ حضرت امام حسینؓ کا جسم نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا تھا۔

(البدایہ والنہایہ جلد 6 صفحہ 150)

آنحضرت ﷺ حضرت حسنؓ و حسینؓ سے نہایت درجہ محبت فرماتے تھے جس کا اظہار رحمۃ للعالمینؐ کے مختلف اقوال اور مختلف معاملات سے ہوتا ہے۔ حسنؓ و حسینؓ کو ذرا سی بھی تکلیف ہوتی تو آنحضرت ﷺ سخت بے چین ہو جاتے۔ ایک بار آپؐ حضرت فاطمہؓ کے مکان کے پاس سے گزر رہے تھے کہ حسینؓ کے رونے کی آواز آئی جس پر آپؐ تڑپ اٹھے۔

ایک دن رسول کریم ﷺ حالت سجدہ میں تھے کہ حسینؓ آپؐ کی پشت پر سوار ہو گئے جب تک حسینؓ اتر نہ گئے نبی کریم ﷺ نے سجدے سے اپنا سر نہ اٹھایا۔

حضرت امام حسینؓ سے حضورؐ کی محبت اور قلبی تعلق کا اندازہ آپؐ کے الفاظ سے کیا جا سکتا ہے کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور مَیں حسینؓ سے ہوں۔ حضرت عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ جلد اول میں فرماتے ہیں۔

رسول اللہؐ کی صاحبزادیوں کی اولاد کی نسبت حضورؐ کی طرف جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کی اولاد اس کے صلب سے ہے اور میری اولاد علی کے صلب سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دونوں (حسنؓ و حسینؓ) میری بیٹی کے فرزند ہیں۔ اے خدا! میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور جو انہیں محبوب رکھے تو انہیں بھی محبوب رکھ۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ یہ میرے دونوں فرزند دنیا کے میرے دو پھول ہیں۔

حضرت حسینؓ نے مختلف اوقات میں پانچ شادیاں کیں۔

سب سے پہلی بیوی کا نام شہر بانو ہے۔ یہ یزدجرد کی بیٹی اور ایران کی شہزادی تھیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اسیر ہو کر آئیں اور آپ نے یہ کہہ کر کہ یہ شہزادی کسی شہزادے کے لائق ہے حضرت امام حسینؓ کو عطا کر دی۔ ان کے بطن سے حضرت علی المعروف زین العابدین پیدا ہوئے۔

دوسری زوجہ حضرت لیلیٰ تھیں جن سے حضرت علی اکبر شہید کربلا پیدا ہوئے۔

تیسری زوجہ کا نام حضرت ام جعفر تھا جو قبیلہ قضاعہ سے تعلق رکھتی تھیں ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا جو صغر سنی میں فوت ہو گیا جن کا نام جعفر تھا۔

آپ کی چوتھی زوجہ حضرت رباب بنت امرئ القیس الکلبی تھیں جن سے حضرت سکینہ پیدا ہوئیں۔

اور آپؓ کی پانچویں بیوی حضرت ام اسحاق تھیں جن سے حضرت علی اصغر (شہید کربلا) اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد خلفائے ثلاثہؓ بھی آپ کو بے حد عزیز رکھتے تھے اور بڑی عزت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو آپؓ دونوں بھائیوں یعنی حسنؓ و حسینؓ سے نہایت محبت اور الفت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ فاروق اعظمؓ اپنے عہد میں صدیق اکبرؓ سے بھی زیادہ حضرت حسینؓ کا خیال اور لحاظ رکھتے تھے۔ جب کسریٰ اور قیصر کے خزانے مدینہ میں آنے لگے اور روپے کی نہایت ریل پیل ہو گئی تو حضرت فاروق اعظمؓ نے سب مسلمانوں کے وظیفے مقرر کر دیئے۔ دوسروں کو جہاں دو ہزار سالانہ فی کس ملتے تھے وہاں حضرت حسینؓ کو (صرف رسول اللہ ﷺ کا نواسہ ہونے کی وجہ سے) پانچ ہزار سالانہ کا عطیہ ملتا تھا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کی شفقت کا ایک عجیب واقعہ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 208 میں ذکر فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

ایک مرتبہ ملک یمن سے کچھ حلّے (عرب کا مخصوص لباس جس میں ایک چادر اور ایک تہ بند ایک رنگ کا ہوتا ہے) آئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے حسب معمول ان کو تقسیم کروایا اور ان میں سے صحابہ کرامؓ کے صاحبزادوں کو بھی دیئے گئے۔ لیکن حضرت حسنؓ و حسینؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ حلّے اس درجہ کے نہیں جو ان حضرات کے شایان شان ہوں اس لئے خصوصیت کے ساتھ یمن کے حاکم کے پاس یہ پیغام پہنچایا اور ایسے دو حلّے منگوائے جو نہایت عمدہ تھے اور ان حضرات کے شایان شان تھے۔

صحابہ کرامؓ کا جذبہ محبت جو ان ہستیوں کے ساتھ تھا دیکھنے کے قابل تھا۔ چنانچہ جب حضرت حسنؓ و حسینؓ حج کے موقع پر طواف فرماتے تو مسلمانوں کا عظیم الشان ہجوم ان حضرات کو گھیر لیتا اور فرط محبت سے یہ مجمع آپؓ کے لئے دعائے سلامتی کرتا۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص خانہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے سے حضرت حسینؓ آتے ہوئے نظر آئے۔ حضرت حسینؓ کے چہرہ انور کو دیکھ کر آپ نے والہانہ جذبہ سے کہا۔ کہ یہ حضرت حسینؓ ہیں جو روئے زمین کے تمام انسانوں میں سے آسمانی مخلوق یعنی فرشتوں کی نظر میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں بھی یہ وظیفہ ان کو برابر ملتا رہا۔ مگر جب حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ نے امیر معاویہؓ کو سلطنت دے کر ان سے صلح کر لی تو صلح نامہ میں منجملہ اور شرطوں کے یہ شرط بھی لکھی گئی کہ صوبہ اہواز کا سارا خراج حسن کو دیا جایا کرے گا اور کوفہ کے خزانہ میں جو پچاس لاکھ درہم موجود ہیں وہ سب کے سب حسنؓ کی ملکیت تصور ہوں گے تا کہ وہ ان سے اپنے قرضے ادا کریں۔ اس کے علاوہ بیس لاکھ درہم سالانہ امام حسینؓ کو وظیفہ دیا جائے گا۔ امیر شام نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان شرائط کو قبول کیا اور جب تک امیر معاویہ زندہ رہے برابر حضرت حسینؓ کو گھر بیٹھے بیس لاکھ سالانہ باقاعدگی سے وصول ہوتے رہے۔

(تاریخ الامت جلد دوئم صفحہ 207)

علاوہ اس مقررہ وظیفہ کے دس لاکھ درہم سالانہ دربار شام سے حضرت حسینؓ کو مزید پہنچتے رہتے تھے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً کثیر مال و متاع عطیات و نذرانوں کی صورت میں امیر معاویہؓ حضرت حسینؓ کی خدمت میں پیش کرتے رہتے تھے۔

(ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ 78)

لیکن اتنا کچھ ملنے کے باوجود آپؓ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے اور دنیا کے مال و جاہ سے طبعی نفرت تھی۔ دنیوی دولت و جاہ کو کبھی آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کی پوری پوری کوشش فرماتے تھے اور آپؓ کی زندگی کے ہر گوشہ میں کمال اتباع سنت نمایاں طور پر موجود تھی حضرت حسینؓ کے مندرجہ ذیل اشعار سے ان کے پاک قلبی جذبات اور علو ہمت ہونے کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

آپ اپنے اشعار میں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ اگر یہ بات صحیح ہے کہ دنیا کی نعمتیں ایک نفیس چیز شمار کی جاتی ہیں تو دار آخرت میں جو ثواب ملے گا وہ بہت اعلیٰ اور بہت بہتر ہے۔

اور چونکہ یہ تمام بدن انسانوں کے فنا ہی کے لئے بنائے گئے ہیں لہٰذا انسان کا اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے فنا ہو جانا سب سے بہتر ہے۔

اور چونکہ تمام روزیاں اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دی ہیں لہٰذا انسان کا روزی کمانے میں مختصر سی کوشش کرنا ہی زیادہ مناسب ہے۔

اور چونکہ سارے اموال جو جمع ہوتے ہیں بالآخر ایک دن ان کو چھوڑنا ہی ہے۔ پھر تعجب کی بات ہے کہ جو چیز چھوڑنی ہے اس کے خرچ کرنے میں انسان کیوں بخل کرتا ہے۔

ان اشعار مذکورہ بالا سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت حسینؓ کے قلبی جذبات کس قدر پاکیزہ تھے اور آپ کی ہمت کس درجہ بلند تھی اور آپ کو دنیوی مال و جاہ سے کوئی قلبی تعلق نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حسینؓ کی پوری زندگی عبادات میں صرف ہو گئی اور جب موقع ہوا تو جہاد فی سبیل اللہ میں پوری جدوجہد کے ساتھ مشغول ہو گئے اور اعلائے کلمۃ الحق میں ہر قسم کی قربانیاں پیش فرمائیں۔

یزید کے دور حکومت میں جب نظام اسلام میں بہت خلل اور خامیاں رونما ہوئیں تو اصلاح کی کوشش فرمائی اور اس کوشش میں ظالموں اور جبر و تشدد کے عادی صاحب اقتدار امراء کے ساتھ جب قتال کی نوبت آئی تو بغیر کسی خوف و جھجک کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے اور بالآخر ظالموں کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا اور امت مسلمہ کو یہ عبرت آموز درس دیا کہ مقصد حیات اللہ تعالیٰ کی بندگی اور حصول رضا ہے اگر اس سلسلہ میں جان دینے کی نوبت آئے تو اس سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔

غرضیکہ حضرت حسینؓ نے کمال زہد کے ساتھ پوری زندگی گزار دی۔ آپ عبادت کا خاص اہتمام فرماتے۔ آپ کا معمول تھا کہ کثرت سے اعتکاف فرمایا کرتے تا کہ دلجمعی اور سکون کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہ سکیں۔ قرآن کریم کے نکات اور حدیث نبویؐ کے دقائق بیان کرنے میں ایک خاص

باقی صفحہ 5 پر

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے
اسیران راہ مولیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے اسیران راہ مولیٰ کے اعزاز میں مورخہ 5 دسمبر 2008ء کوساڑھے دو بجے دوپہر دفاتر تحریک جدید کے سبزہ زار میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب ان احباب کے اعزاز میں منعقد کی گئی جن پر نہ صرف مختلف مقدمات قائم ہوئے بلکہ وہ خدا کی راہ میں اسیر بھی رہے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے اسیران راہ مولیٰ وہ تھے جو گزشتہ ڈیڑھ دوسال کے عرصہ کے دوران مختلف مقدمات میں گرفتار ہوئے اور پھر ضمانت پر رہا یا بری ہو چکے ہیں۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس تقریب کے تعارف پر مشتمل رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے رہائی پانے والے پچاس اسیران راہ مولیٰ کا تعارف پیش کیا اور ان پر بنائے جانے والے مقدمات کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ 1984ء تا حال 3ہزار 300 سے زائد احباب جماعت کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمات درج ہو چکے ہیں انہوں نے مندرجہ ذیل اسیران کا تعارف پیش کیا جن میں سے اکثر اس تقریب میں موجود تھے تعارف درج ذیل ہے۔

مکرم حق نواز صاحب اور مکرم نذیر احمد صاحب

چک 20 لگھ ضلع جھنگ ہر دو کے ہمراہ دیگر دو احباب کے خلاف 12 اکتوبر 1998ء کو 295-C کے تحت مقدمہ درج ہوا تھا جس کو بعد میں 298-C میں تبدیل کر دیا گیا۔ مجسٹریٹ شورکوٹ نے 5 جون 2006ء کو ان دونوں احباب جماعت کو دو دو سال قید اور جرمانے کی سزا سنائی۔ جولائی 2006ء میں سیشن کورٹ نے سزا بحال رکھی۔ ہائی کورٹ سے اگست 2006ء میں ایک ماہ کی اسیری کے بعد ضمانت پر رہا ہوئے۔

(نوٹ 295-C توہین رسالت کے متعلق اور 298-C اینٹی احمدیہ آرڈیننس کی دفعہ ہے)

مکرم طارق احمد صاحب آف بدین کے خلاف 29 اپریل 2000ء کو 298-C، 295-C، 298-A کے تحت تھانہ بدین میں مقدمہ درج ہوا تھا اور 22 اکتوبر 2004ء کو گرفتاری عمل میں آئی، پانچ ماہ کی اسیری کے بعد ضمانت پر رہائی کے بعد مقدمہ زیر سماعت رہا۔ 25 اگست 2008ء کو سیشن کورٹ بدین نے آپ کو باعزت بری کر دیا۔

مکرم منصور احمد صاحب (خادم بیت الذکر) اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد کے خلاف دیگر دو احباب **مکرم شہادت علی صاحب اور مکرم حفیظ الرحمٰن شاکر صاحب** کے ہمراہ 18 دسمبر 2004ء کو تھانہ کسوکی ضلع حافظ آباد میں بجرم B-295 مقدمہ درج ہوا۔ ان ملزمان پر قرآنی اوراق جلانے کا جھوٹا الزام تھا۔ دیگر ملزمان کو عدالت نے 12 نومبر 2005ء کو بری کر دیا تھا۔ جبکہ منصور احمد صاحب کو عمر قید کی سزا سنائی گئی اور دو سال پانچ ماہ بارہ یوم کی اسیری کے بعد آپ کی 30 مئی 2007ء کو ہائی کورٹ سے ضمانت پر رہائی ہوئی۔

مکرم رحمٰن ہاشمی صاحب احمد نگر کے خلاف تھانہ ربوہ میں 3 مئی 2005ء کو ایک معاند احمدیت نے بے جا الزامات کے تحت لڑائی جھگڑے کا مقدمہ درج کروا دیا۔ آپ 14 مئی 2005ء کو گرفتار ہوئے اور 30 مئی 2005ء کو ضمانت پر 16 دن بعد رہائی ہوئی۔ اندراج مقدمہ کے وقت ان کی عمر محض 14/15 سال تھی اور ان کے والد صاحب وفات پا چکے تھے۔

مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم طارق محمود صاحب، مکرم محمد یونس صاحب اور مکرم ناصر محمود صاحب چک 192 مراد ضلع بہاولپور

چک 192 مراد ضلع بہاولپور کے 14 احباب جماعت کے خلاف 342,365,295-C کے تحت 17 جون 2005ء کو مقدمہ درج ہوا تھا۔ بعد میں 337-L,295-B کا اضافہ کر دیا گیا۔ 21 دسمبر 2005ء کو ان مذکورہ ملزمان کو عدالت نے ایک ایک سال قید اور جرمانے کی سزا سنائی۔ 10 مئی 2006ء کو انسداد دہشت گردی کورٹ سے ضمانت پر رہا ہوئے۔ ان میں سے ناصر محمود صاحب ولد محمد صادق صاحب دو ماہ تک اور باقی تینوں احباب ڈیڑھ سال تک اسیر رہے۔

مکرم ظہیر احمد صاحب اور مکرم وقار احمد صاحب جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ کے خلاف 24 جون 2006ء کو قرآن کریم کے اوراق جلانے کے بے بنیاد الزام کے تحت تھانہ بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ میں مقدمہ درج ہوا۔ اندراج مقدمہ کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی اور دو ماہ اسیر رہنے کے بعد رہائی عمل میں آئی۔

مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب ربوہ سرکاری انتظامیہ کی طرف سے روزنامہ الفضل کے خلاف قائم مقدمات میں مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب بطور پرنٹر ملزم نامزد ہوئے۔ پہلا مقدمہ 9 ستمبر 2006ء کو 298-C,B اور 9ATA کے تحت درج ہوا۔ جبکہ دوسرا مقدمہ 17 نومبر 2006ء کو 295-C,B کے تحت درج ہوا۔ پہلے مقدمہ کے اندراج کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی اور 2 دسمبر 2006ء کو سیشن کورٹ چنیوٹ سے ضمانت منظور ہونے پر دو ماہ چوبیس یوم کی اسیری کے بعد رہا ہوئے۔

مکرم سعید احمد صاحب چک 152 شمالی سرگودھا کے خلاف تھانہ شاہ نکڈر ضلع سرگودھا میں زیر دفعہ 298-C مورخہ 8 جون 2007ء کو مقدمہ درج ہوا۔ اندراج مقدمہ کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی۔ 18 جولائی 2007ء کو عدالت نے آپ کو باعزت بری کر دیا اور ایک ماہ گیارہ دن کی اسیری کے بعد رہائی عمل میں آئی۔ آپ کی عمر تقریباً 75 سال ہے۔

مکرم منظور احمد صاحب مڑھ بلوچاں سانگلہ ہل کے خلاف تھانہ سانگلہ ہل میں 4 جنوری 2008ء کو 295-A کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ آپ پر پول پر لگے ایک اشتہار کو اتار کر پھاڑنے کا الزام ہے۔ دل کے مریض ہیں ایک یوم اسیر رہنے کے بعد ضمانت پر رہائی عمل میں آئی اور اب مقدمہ زیر سماعت ہے۔

مکرم الطاف حسین صاحب کبیر والا ضلع خانیوال کے خلاف 3 مارچ 2008ء کو قرآن مجید کی بے حرمتی کے بے بنیاد الزام کے تحت زیر دفعہ B-295 مقدمہ درج ہوا اور گرفتاری عمل میں آئی۔ آپ کی عمر 80 سال ہے۔ اونچا سنتے ہیں۔ گھر سے باہر کھمبے پر لگا بجلی کا میٹر چیک کر رہے تھے اسی کھمبے پر ایک ڈبہ لگا تھا جو بوسیدہ قرآنی اوراق ڈالنے کے لئے تھے۔ مخالفین کی طرف سے قرآن کریم کی توہین کا بے بنیاد الزام لگا کر مقدمہ درج ہوا اور گرفتاری عمل میں آئی۔ ہائی کورٹ سے 30 جون 2008ء میں ضمانت پر رہا ہوئے۔ باوجود عمر 80 سال ہونے کے ہمت سے اسیری میں چار ماہ کا عرصہ گزارا۔ 30 جون 2008ء کو ایڈیشنل سیشن جج خانیوال نے بری کر دیا۔

مکرم ناصر احمد صاحب کوٹری ضلع حیدر آباد کے خلاف 9 مئی 2008ء کو تھانہ کوٹری میں بجرم 298-C مقدمہ درج ہوا۔ مخالفین نے ان کے گھر پر بھی حملہ کیا۔ شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ 9 مئی کو گرفتاری عمل میں آئی جون 2008ء میں رہائی عمل میں آئی۔ اور ایک ماہ اسیر رہے۔

مکرم رب نواز صاحب ڈیرہ غازی خان کے خلاف 27 مئی 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر مقدمہ درج ہوا۔ اندراج مقدمہ کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی اور 12 جون 2008ء کو 17 یوم کی اسیری کے بعد ضمانت پر رہائی عمل میں آئی۔ اب مقدمہ زیر سماعت ہے۔

مکرم محمد فاروق صاحب بچہ مربی سلسلہ اور مکرم محمد احسان صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے خلاف 27 مئی 2008ء کو تھانہ کوٹ مومن سرگودھا میں بجرم 298-C مقدمہ درج ہوا۔ مذکورہ ملزمان پر الزام تھا کہ انہوں نے جوبلی کے موقع پر چراغاں کیا۔ مذہبی رسومات ادا کیں۔ مٹھائی تقسیم کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ جس سے غیر از جماعت کے جذبات مجروح ہوئے۔ 9 یوم اسیر رہنے کے بعد 4 جون 2008ء کو ضمانت پر رہائی عمل میں آئی۔ اب مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مکرم صوبیدار مشتاق احمد صاحب ساہیوال کے خلاف 30 مئی 2008ء کو تھانہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں زیر نمبر 168 بجرم 298-C مقدمہ درج ہوا۔ اندراج مقدمہ کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی۔ 4 یوم اسیر رہنے کے بعد 2 جون کو ضمانت پر رہائی عمل میں آئی۔ مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مکرم شیر محمد صاحب، مکرم محمد راحیل صاحب اور مکرم نوید احمد صاحب کوٹلی آزاد کشمیر کے خلاف 5 جون 2008ء کو تھانہ کوٹلی میں مقدمہ درج ہوا۔ ملزمان کے خلاف بڑالی میں بیت الذکر تعمیر کرنے کا الزام تھا۔ مکرم نوید احمد صاحب اور مکرم محمد راحیل صاحب کو متبادل ملزم کے طور پر گرفتار کیا گیا تھا دو دن بعد ہی رہا ہو گئے تھے جبکہ مکرم شیر محمد صاحب 11 جولائی کو ضمانت پر ایک ہفتہ کے بعد رہا ہوئے۔ یہ مقدمہ مجموعی پر 8 احباب کے خلاف درج ہوا تھا۔

مکرم مرزا محمد یونس صاحب ربوہ کے خلاف تھانہ ربوہ میں صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر 7 جون 2008ء کو جوبلی کے سٹکرز وغیرہ فروخت کرنے کے جرم میں زیر دفعات 337/H2,285,298-C مقدمہ درج ہوا۔ اندراج مقدمہ کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی۔ جولائی 2008ء میں ایک ماہ اسیر رہنے کے بعد ضمانت پر رہائی ہوئی۔

مکرم پرویز احمد ابڑو صاحب، مکرم عبدالرشید صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم محمد رشید صاحب اور مکرم عدنان احمد صاحب کوٹری ضلع حیدر آباد کے خلاف 11 جون 2008ء کو 149,184,324,295-A مقدمہ درج ہوا۔ اندراج مقدمہ کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی۔ 3 جولائی کو ضمانت پر رہائی عمل میں آئی۔ مکرم پرویز احمد ابڑو صاحب رہائی کے چند دن بعد بوجہ بیماری وفات پا گئے تھے۔ مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے عرصہ اسیری 22 یوم تھا۔

مکرم طاہر ندیم صاحب اور مکرم راشد احمد صاحب چک 4 بھگوان پورہ ضلع ننکانہ صاحب

مکرم ڈاکٹر محمد اصغر و دیگر پانچ احباب جماعت کے خلاف 295-C کے تحت مقدمہ درج ہوا تھا۔ مدعی مقدمہ محمد مالک کو نامعلوم افراد نے قتل کر دیا۔ مرحوم کے ورثاء نے ان دونوں احمدی احباب کے خلاف 11 ستمبر 2008ء کو بجرم 302 مقدمہ درج کروا دیا۔ پولیس نے انتہائی تشدد کیا اور ''اقرار جرم'' کروانے کی کوشش کی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر اس قتل کے اصل ملزمان گرفتار ہو گئے اور اس طرح ان دونوں نوجوانوں کی ایک ماہ دس دن اسیری کے بعد رہائی عمل میں آئی۔

مکرم محمد شفیق صاحب کنری ضلع میر پور خاص

مکرم رانا خلیل احمد صاحب اور مکرم راشد اقبال صاحب آف کنری کے خلاف 22 ستمبر 2008ء کو

295-A,C اور انسداد دہشت گردی دفعات کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ اول الذکر تا حال گرفتار ہیں جبکہ آخر الذکر کی درخواست برائے عبوری ضمانت دائر ہے۔

جبکہ ابتداء میں ہی مکرم محمد شفیق صاحب کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ 21 ستمبر 2008ء کو رہائی عمل میں آئی۔ دوران تفتیش موصوف کو انتہائی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

مکرم عبدالحمید صاحب غنی صدر جماعت اور مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ راولپنڈی کے خلاف 8 نومبر 2008ء کو تھانہ RA بازار راولپنڈی میں بجرم 298-C مقدمہ درج ہوا۔ اندراج مقدمہ کے ساتھ ہی گرفتاری عمل میں آئی۔ علاقہ مجسٹریٹ نے درخواست مسترد کر دی۔ 18 نومبر 2008ء کو سیشن کورٹ راولپنڈی سے ضمانت پر 11 یوم کی اسیری کے بعد رہائی عمل میں آئی۔ ملزمان پر الزام ہے کہ ایک احمدی کے مکان کو بطور نماز سنٹر استعمال کر رہے ہیں۔

ربوہ کے دکانداران اسیران راہ مولیٰ (16 افراد)

مکرم عبدالقدیر صاحب، مکرم منیر احمد صاحب، مکرم میاں قمر احمد صاحب، مکرم میاں اظہر احمد صاحب مکرم غلام مرتضیٰ صاحب، مکرم اسد رضوان صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم مدثر احمد صاحب، مکرم نصیب احمد انور صاحب، عزیزم دانیال احمد صاحب، مکرم محمد عبداللہ صاحب، مکرم آصف جمیل صاحب، مکرم اکبر لطیف صاحب، مکرم مقبول احمد گوندل صاحب، مکرم عبدالمجید سندھو صاحب، مکرم عتیق الرحمٰن صاحب۔

ان احباب کے خلاف نقشہ سحر و افطار برائے رمضان المبارک شائع کرنے پر مقدمہ درج ہوا۔ یہ مقدمہ 5 ستمبر 2008ء کو بجرم 298-B,C درج ہوا۔ مجموعی طور پر 18 احباب کو ملزم نامزد کیا گیا۔ ایک ملزم مکرم میاں لطیف احمد صاحب اندراج مقدمہ سے کافی عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے جبکہ ایک ملزم عزیزم شاہ زیب عاصم کی عمر محض 11/12 سال ہے۔ شاہ زیب عاصم کی ضمانت کنفرم ہو گئی تھی جبکہ دیگر 16 احباب کی گرفتاری عمل میں آئی اور بعدازاں جھنگ جیل سے ضمانت پر رہائی ہوئی۔ مقدمہ زیر سماعت ہے۔

اول الذکر 8 ملزمان 5 اکتوبر 2008ء کو اندراج مقدمہ کے بعد گرفتار ہوئے اور 28 اکتوبر کو رہائی عمل میں آئی۔ آخر الذکر 8 ملزمان 28 اکتوبر کو گرفتار ہوئے اور 5 نومبر کو رہائی عمل میں آئی۔ پہلے آٹھ افراد 23 یوم تک اور دوسرے آٹھ افراد 9 یوم تک اسیر رہے۔

مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے کہا آخر میں خاکسار مندرجہ ذیل اسیران کیلئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہے جو اس وقت پاکستان کی مختلف جیلوں میں محض احمدی ہونے کے جرم میں مقید ہیں ان میں سے **مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب اور مکرم محمد ادریس صاحب ساکنان چک سکندر ضلع گجرات** اس وقت جہلم جیل میں قتل کے ایک بے بنیاد الزام کے تحت گرفتار ہیں۔ سیشن کورٹ نے سزائے موت کا فیصلہ دیا ہے جس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے لیکن تا حال تاریخ کا تعین نہیں ہوا۔ یہ تینوں بھائی اسیری کے دن گزار رہے ہیں۔

مکرم محمد اقبال صاحب چک 227 گ ب ضلع فیصل آباد اس وقت فیصل آباد جیل میں 295-C کے الزام کے تحت گرفتار ہیں۔ سیشن کورٹ سے عمر قید کی سزا ہوئی ہے جس کے خلاف اپیل ہائی کورٹ میں دائر کی گئی ہے لیکن تا حال تاریخ کا تعین نہیں ہوا۔ جیل میں ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد اصغر صاحب چک 4 بھگوان پورہ ضلع ننکانہ صاحب اس وقت شیخوپورہ جیل میں 295-C کے الزام کے تحت گرفتار ہوئے ہیں۔ ہائی کورٹ میں ضمانت کی درخواست دی گئی ہے۔

مکرم خلیل احمد صاحب اور مکرم راشد اقبال صاحب آف کنری ضلع میرپور خاص سال رواں میں 295-A, 295-C اور انسداد دہشت گردی کی دفعات کے تحت گرفتار ہوئے ہیں۔ سیشن کورٹ سے ضمانت کی درخواست مسترد ہونے کے بعد ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔

مکرم محمد اشفاق صاحب سرائے سدھو خانیوال دفعہ 302 قتل کے الزام میں گرفتار ہیں۔ ان تمام اسیران راہ مولیٰ کی جلد تر باعزت رہائی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اس تقریب میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے کثیر تعداد میں مہمانان شریک ہوئے تھے۔ سبزہ زار میں بڑی مارکیز لگائی گئی تھیں جنوبی طرف پچاس سے زائد کرسیاں اور میزیں سجا کر سٹیج بنایا گیا تھا۔ جہاں معزز مہمانان اور اسیران تشریف فرما تھے اور دیگر مہمانان کیلئے گول میزیں اور ان کے گرد کرسیاں بچھا کر انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم ناظر صاحب امور عامہ کی رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات کے بعد دعا کرائی۔ جس کے بعد اسیران و مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ دیا گیا۔

بقیہ صفحہ 4

مقام رکھتے تھے۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی گود میں پرورش پائی تھی۔ اس لحاظ سے حضرت حسینؓ علم الٰہی کے بڑے فاضل تھے۔ آپؓ افصح العرب کے نواسے تھے اس لئے فصاحت، بلاغت، خطابت اور حسن بیان میں یکتا تھے۔ فیاضی آپؓ کی خاص صفت تھی۔ نہایت کثرت کے ساتھ لوگوں سے حسن سلوک کرتے اور ان کو ان کی توقع سے بڑھ کر دیتے کبھی کسی سائل کو اپنے دروازے سے مایوس نہ لوٹاتے۔ ایک مرتبہ ایک بہت ہی ضرورت مند آپؓ کے پاس آیا اور اپنی ضرورت کا اظہار کیا۔ آپؓ نے فوراً دو سو درہموں کی تھیلی اس کے حوالے کر دی۔ جس کے بعد خود اپنے پاس اتنا بھی نہ رہا کہ رات کے کھانے کا گزارہ چل سکتا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ کا آخری وقت آیا تو کہنے لگے کہ مجھ پر ساٹھ ہزار کا قرض ہے کاش مرنے سے پہلے یہ قرض ادا ہو جاتا تا کہ جان آسانی سے نکل جاتی۔ حضرت حسینؓ پاس بیٹھے تھے۔ یہ سن کر آپؓ گھر تشریف لائے اور اسامہؓ کا سارا قرضہ بے باق کر دیا۔ ایک مرتبہ فرزدق شاعر کو ایک بھاری رقم انعام دی بڑے بھائی نے سنا تو نصیحت کی کہ ایسی فضول خرچی تمہیں زیبا نہیں۔ آپؓ نے مسکرا کر جواب دیا۔ آدمی کے لئے سب سے اچھا اور سب سے بہتر مال وہی ہے جسے خرچ کر کے آدمی اپنی عزت بچا لے۔ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ امام حسینؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی پھولوں کا گلدستہ لئے داخل ہوئی اور اس نے امام کو یہ گلدستہ پیش کرتے ہوئے سلام کیا۔ امام حسینؓ نے فرمایا ''میں تجھے خدا کی راہ میں آزاد کرتا ہوں''۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات پر سخت حیرت ہوئی۔ انہوں نے امام حسینؓ سے عرض کیا تعجب ہے کہ ایک لونڈی پھولوں کا ہدیہ پیش کرتی ہے اور آپؓ اس کے جواب میں اس کو آزاد کر دیتے ہیں۔ امام حسینؓ نے جواب دیا۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو یہی آداب سکھائے ہیں اور یہ آیت تلاوت کی و اذا حییتم بتحیة امام حسینؓ نے فرمایا مَیں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اس سے بہتر سلام کا جواب اور کیا ہو سکتا ہے۔

باوجود نہایت خوش اخلاق اور ملنسار ہونے کے وقار اور سکینت آپ کا خاص وصف تھا۔ لوگوں پر آپ کی ہیبت اور رعب ایسا طاری تھا کہ جب لوگ آپ کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ خاموش رہتے تھے اور کسی کو آپ کے سامنے بلند آواز سے بے محابا بولنے اور بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے دمشق سے اپنی کسی ضرورت کے لئے حضرت حسینؓ کے پاس مدینہ آنا چاہا۔ اسے آپ سے کچھ کام تھا مگر وہ آپ کو پہچانتا نہیں تھا۔ اس لئے حضرت معاویہؓ کے پاس گیا تا کہ ان سے آپ کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرے۔ حضرت معاویہؓ نے اسے بتایا دیکھو میاں! مدینہ پہنچ کر سیدھے مسجد نبوی میں چلے جانا۔ وہاں مختلف حلقوں میں مختلف لوگ بیٹھے ہوئے درس و تدریس اور تعلیم و تعلّم میں مصروف ہوں گے۔ ان میں سے جو حلقہ ایسا ہو کہ اس کے سارے اشخاص نہایت خاموش مؤدب اور چپ چاپ بڑے ادب و احترام سے بالکل ساکت بیٹھے ہوں ایسے ساکن حلقہ کے درمیان جو شخص نہایت پُر وقار طریقہ سے تمہیں بیٹھا نظر آئے وہی حسینؓ ہوگا۔ پس تمہیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ تم خود ہی اسے پہچان لو گے۔ مگر یہ وقار اور تمکنت کی عادت غرور اور تکبر تک ہرگز نہیں پہنچی ہوئی تھی بلکہ پورے طور پر اپنے درجے اور مرتبے کا لحاظ رکھنے کے باوجود آپ نہایت منکسر المزاج اور سادہ مزاج واقع ہوئے تھے۔ بہت ادنیٰ درجہ کے لوگوں اور غلاموں تک سے نہایت لطف و مدارات سے پیش آتے اور بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ان سے باتیں کرتے تھے۔ امیروں کی نسبت غریبوں سے زیادہ تعلق رکھتے اور محفل میں بڑے آدمیوں کی نسبت چھوٹے آدمیوں پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔ انکساری اور سادگی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ سواری پر کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک جگہ چند غریب آدمی بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ آپؓ کو دیکھ کر انہوں نے کہا۔ آیئے آپ بھی اتر کر ہمارے ساتھ کھانے میں شمولیت فرمائیں۔ اس پر بلا تکلف زمین پر بیٹھ کر ان غرباء کے ساتھ کھانا کھانے لگ گئے اور جب کھا چکے تو یہ کہہ کر سوار ہو گئے کہ ''خدا متکبر اور مغرور لوگوں کو نہایت ناپسند کرتا ہے''۔

عزم کی پختگی، ارادہ کی مضبوطی، حق و صداقت پر قیام، منافقت سے احتراز، اپنے مؤقف پر استقلال، ایثار و قربانی اور مصائب و آلام کی برداشت کے جو محیر العقول نمونے اور شواہد آپ نے اپنی زندگی میں دکھائے ہیں ان میں بلاشبہ آپ کے کردار کی مضبوطی کا بے پناہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود حضرت امام حسینؓ کو ان الفاظ میں شاندار خراج تحسین پیش فرماتے ہیں۔

''حسینؓ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

داڑھی رکھنے کی حکمتیں

داڑھی رکھنا انسانی فطرت میں شامل ہے

سیّد ولد آدم فخر المرسلین خاتم النّبیین رسولِ مجتبیٰ محمدؐ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے ارض وسماء نے بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ مزید تاکید فرمائی ہے کہ اگر کوئی انسان مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ سے پیروی کا تعلق پیدا کرے وہ انداز اپنائے جن کو آپؐ نے پسند فرمایا، ان راہوں پر قدم مارے جو نقوش آپؐ نے چھوڑے، وہ راہیں تلاش کرے جو آپؐ نے مقرر فرمائیں۔ اپنا خیال رسول پاکؐ کے خیال کے تابع کرے اپنی سوچ محبوبؐ خدا کی سوچوں کے نیچے لائے۔ اپنی طرز رحمۃ اللعالمین کی طرز بنائے ہر وہ کام کرگزرے جو آپؐ کیا کرتے تھے۔ اپنی بود و باش، اپنا چال چلن اپنی رفتار و گفتار اور طریق و اطوار وہی رکھے جو ہمارے آقا مولیٰ ﷺ کا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ’’رسول خدا جو (نمونہ) تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔‘‘ (الحشر آیت: 8)

سیرۃ نگاروں نے جو پیاری شکل وصورت آپؐ کی بیان فرمائی ہے اس میں تحریر فرمایا ہے کہ آپؐ نے داڑھی مبارک رکھی ہوئی تھی اور آپؐ اپنے صحابہؓ کو بھی اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ جتنے صحابہؓ کی شبیہہ کا ذکر ہوا تو داڑھی کا تذکرہ ضرور آیا۔

خلفاء راشدین نے بھی اپنے چہروں کو داڑھی سے مزین کیا ہوا تھا۔ امت محمدیہ میں جتنے اولیاء، صلحاء اور محبان محمد مصطفٰے ﷺ گذرے ہیں سب کی سیرۃ میں اس سنت نبویؐ یعنی داڑھی کا ضرور ذکر کیا گیا ہے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے نہ صرف داڑھی رکھی بلکہ فرمایا ’’جسے ہمارے ساتھ محبت ہوگی وہ خود رکھے گا ہماری داڑھی ہے‘‘ پھر آپ کے خلفاء کرام بھی داڑھی رکھتے ہیں۔

سورۃ طٰہٰ آیت 95 سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہارونؑ کی بھی داڑھی تھی۔

حضرت رسول پاکؐ کا ارشاد

مونچھیں ترشوایا کرو یعنی چھوٹی رکھا کرو اور داڑھیوں کو بڑھایا کرو۔ (النسائی)

حدیث شریف میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ

’’آپؐ کی ریش مبارک گھنی تھی‘‘

(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہؐ)

ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا سر کے اور داڑھی کے بال درست کرو۔ جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کر کے آیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ شیطان اور بھوت لگے۔

(موطا امام مالک جامع ماجاء فی الطام والشرب واصلاح الشعر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

داڑھی رکھنے کا مسئلہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ ہم تو نصیحت کر دیتے ہیں جسے ہمارے ساتھ محبت ہوگی وہ خود رکھے گا۔ ہماری داڑھی ہے اور جو ہمارے ساتھ محبت کرے گا، وہ خود رکھ لے گا۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں داڑھی رکھنے پر کوئی زور نہیں دینا چاہئے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 38)

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے انسان کو ایسے عمل کرنا چاہئے جس سے اپنے مذہب دین اور شعائر کی عکاسی و ترجمانی ہوتی ہو اور وہ تعارف بن جائے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں!

’’اگر تم کسی کو ’’ہیٹ‘‘ پہنے دیکھو گے تو کہو گے وہ دیکھو انگریز بنا پھرتا ہے لیکن اپنے منہ پر دیکھو تو وہاں انگریزیت پائی جاتی ہوگی داڑھی منڈوائی ہوئی ہوگی تم سر سے انگریز نہیں ہوگے تو منہ سے انگریز بنے ہوئے ہوگے‘‘۔

(فرمودہ 31 اکتوبر 1949ء بحوالہ مشعل راہ ص 545)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں یعنی عورتیں مردانہ اور مرد زنانہ لباس اور انداز بود و باش اختیار نہ کریں۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی اللباس بالنساء)

داڑھی رکھنے کی حکمتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

دین حق کے تمام احکام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور حکم میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ کوئی ایک بھی بغیر مصلحت کے نہیں۔ داڑھی رکھنے میں بھی کئی حکمتیں اور کئی مصالح ہیں۔ یہ جسمانی صحت کے لئے مفید ہے اور جماعتی تنظیم کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے۔ سکھوں کے کیس اور داڑھی پر سختی سے پابند ہونے کی وجہ سے کوئی شخص ان کے مذہب پر حملہ نہیں کرتا کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ داڑھی اور کیس پر اس قدر سختی سے پابند ہیں اور اس معاملہ میں دخل اندازی کو پسند نہیں کرتے، اگر ان کی کسی مذہبی بات میں دخل اندازی کی تو وہ یقیناً کٹ مریں گے۔ اسی طرح ہماری جماعت میں بھی دینی شعائر کو قائم رکھنے کا احساس ہو جائے اور وہ سختی سے اس پر پابند ہو جائے تو یقیناً اس کا بھی لوگوں کے دلوں میں رعب ہو جائے گا۔ اور یہ لوگ سمجھنے لگ جائیں گے کہ یہ لوگ اپنی بات کے پکے ہیں اور کسی کی رائے کی پرواہ نہیں کرتے۔ جب یہ لوگ داڑھی کے معاملہ میں اس قدر سختی سے پابند ہیں اور باقی دین کے وہ کیوں پابند نہ ہوں گے۔ اگر ہم نے ان کے کسی دینی بات میں دخل اندازی کی تو یہ لوگ مر جائیں گے مگر اپنی بات کو پورا کر کے چھوڑیں گے۔ اس کے مقابل میں اگر لوگ یہ دیکھیں کہ تم لوگوں کی باتوں سے ڈر کر داڑھی منڈوا دیتے ہو یا چھوٹی کر لیتے ہو تو وہ خیال کریں گے جو لوگ دنیا کی باتوں سے ڈر جاتے ہیں، وہ گورنمنٹ کے قانون اور پولیس کے ڈنڈے سے کیوں مرعوب نہ ہوں گے۔ تمہارا داڑھیوں کے معاملہ میں کمزوری دکھانا جماعت کے رعب اور اثر کو بڑھانے کا موجب نہیں بلکہ رعب اور اثر کو گھٹانے کا موجب ہے۔ (مشعل راہ۔ طبع جدید صفحہ 403)

حضرت مصلح موعود نوجوانوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں کے چہروں سے داڑھیاں غائب ہوتی جا رہی ہیں۔ وہ دن بدن ان کو چھوٹا کرتے جا رہے ہیں حالانکہ ہم نے خشخشی کی اجازت تو ان لوگوں کو دی تھی جو استرا پھیرتے تھے انہیں کہا گیا تھا تم استرا نہ پھیرو اور چھوٹی چھوٹی خشخشی داڑھی ہی رکھ لو لیکن یہ جواز استرا والوں کے لئے تھا اس پر دوسرے لوگوں نے بھی عمل کرنا شروع کر دیا اور جن کی بڑی داڑھیاں تھیں ان میں سے بھی بعض نے اس جواز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خشخشی کر لیں حالانکہ یہ جواز کمزوروں کے لئے ہوتا ہے۔ ہمارا مطلب تو یہ تھا کہ جب استرا پھیرنے والے خشخشی داڑھیاں رکھ لیں گے تو ہم انہیں کہیں گے اب اور زیادہ بڑھاؤ اور آہستہ آہستہ وہ بڑی داڑھی رکھنے کے عادی ہو جائیں گے لیکن اس جواز کا الٹا مطلب لیتے ہوئے بعض لوگوں نے داڑھیاں بڑھانے کے خشخشی کر لیں۔

اگر ایک مریض کو ڈاکٹر شوربا پینے کے لئے کہے تو کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ پولیس ڈنڈے لے کر تمام لوگوں کو شوربا پینے پر مجبور کرے کہ ڈاکٹر کا حکم ہے کہ شوربا دینا چاہئے۔ ڈاکٹر کا حکم تو مریض کے متعلق ہے نہ کہ دوسروں کے لئے چونکہ لوگ داڑھی منڈوانے کے عادی ہوتے ہیں وہ یکدم داڑھی نہیں رکھ سکتے اس لئے ہم نے ان کو اجازت دے دی کہ اچھا تم خشخشی رکھ لو اس سے ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ جن کی داڑھیاں بڑی ہیں وہ بھی خشخشی کر لیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 1945ء بحوالہ مشعل راہ ص 401)

ایک نومبائع انگریز کی مثال

اچھے کام سے شرمانا بزدلی ہے اور دینی احکام سے روگردانی کرنا ایمانی کمزوری ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

’’پھر کتنے شرم کی بات ہے کہ ایک انگریز جو یہاں (ـ) ہوا۔ اس نے (ـ) ہونے کے بعد داڑھی رکھ لی انگریزوں میں سب ہی داڑھی منڈواتے ہیں۔ اس نے (ـ) قبول کرنے کے بعد اپنی قربانی کا ثبوت دیا کہ میں (ـ) کے احکام پر عمل کر کے دکھا سکتا ہوں۔ اس کو اس کے ملک کے لوگوں نے حیرت کی نظر سے دیکھا اور ولایت کے اخباروں میں اس کے متعلق نوٹ بھی شائع ہوئے۔ بعض لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تم داڑھی رکھتے ہو لیکن لباس انگریزی پہنتے ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ کپڑوں کے متعلق مجھے (ـ) نے کوئی خاص حکم نہیں دیا اور نہ (ـ) مجھے ان کپڑوں کے پہننے سے منع کرتا ہے لیکن (ـ) مجھے داڑھی رکھنے کا حکم دیتا ہے اس لئے میں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے.......... لوگوں کو تمہارے اندرونے کی صفائی کے متعلق کیا علم ہو سکتا ہے ان کی نظر تو ظاہر پر ہی پڑتی ہے۔ اگر تم ظاہر کو درست نہیں کرتے تو لوگ تمہارے دلوں کی صفائی کے بھی قائل نہیں ہو سکتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 14 فروری 1945ء بحوالہ مشعل راہ ص 402)

پھر فرمایا

’’بہت سے نوجوان اس مرض میں مبتلا ہیں کہ وہ مغربی تہذیب اور مغربی تمدن کے دلدادہ ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے سروں کے بال، اپنی داڑھیوں اور اپنے لباس میں مغرب کی نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی شکل کافروں والی بن جاتی ہے اور رسول ﷺ فرماتے ہیں (ـ) جو شخص اپنی ظاہری شکل کسی اور قوم کی طرح رکھتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی جب ہم کسی کو دیکھیں گے کہ اس کی شکل ہندوؤں سے ملتی ہے یا عیسائیوں سے ملتی ہے تو ہمیں اس پر اعتبار نہیں آئے گا اور ہم سمجھیں گے کہ یہ بھی انہیں سے ملا ہوا ہے اور جب ہمیں اعتبار نہیں آئے گا تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی ذمہ واری کا کام اس کے سپرد نہیں کیا جائے گا اور اس طرح وہ نیکی کے بہت سے کاموں سے محروم ہو جائے گا۔ پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ مومن دل اور مومن شکل بنائیں۔ (مشعل راہ جلد اول ص 339)

آپ نے مزید فرمایا

پس میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں داڑھی کے متعلق خوب پراپیگنڈہ کریں۔ خدام نوجوانوں کو سمجھائیں اور انصار اللہ بڑوں کو سمجھائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص داڑھی منڈواتا ہے، وہ خشخشی داڑھی رکھے اور جو خشخشی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھ انچ بڑھائے پھر ترقی کرتے کرتے سب کی داڑھی حقیقی داڑھی ہو جائے۔

(مشعل راہ جلد نمبر اول ص نمبر 402)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پیاری سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 93864 میں اسرار احمد

ولد اشفاق احمد بسراء قوم بسراء پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اِسرار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اسد منیر

مسل نمبر 93865 میں اسد منیر

ولد ریاض احمد بسراء قوم بسراء پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسد منیر۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عثمان احمد

مسل نمبر 93866 میں اسعد انعام دانش

ولد احسان دانش قوم جٹ کانواں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسعد انعام دانش۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عثمان دانش

مسل نمبر 93867 میں ناصر احمد

ولد محمد حنیف قوم جٹ کانواں پیشہ زمیندارہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عثمان دانش

مسل نمبر 93868 میں وقار احمد بسراء

ولد محمد نواز بسراء قوم جٹ بسراء پیشہ طالب علم عمر 14 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقار احمد بسراء۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اسد منیر

مسل نمبر 93869 میں نبیل احمد

ولد محمد احمد قوم جٹ کانواں پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نبیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عثمان دانش

مسل نمبر 93870 میں آصف احمد

ولد منور احمد قوم جٹ کانواں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آصف احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان دانش۔ گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد

مسل نمبر 93871 میں اظہر احمد

ولد عبد الحق قوم جٹ کانواں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اظہر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد

مسل نمبر 93872 میں وقار اعظم

ولد عصمت اللہ قوم جٹ کانواں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقار اعظم۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عثمان دانش

مسل نمبر 93873 میں زاہد مسعود

ولد مسعود احمد قوم جٹ کانواں پیشہ زمیندارہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زاہد مسعود۔ گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عدنان پرویز

مسل نمبر 93874 میں یاسر احمد

ولد محمد اشرف قوم جٹ کانواں پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ یاسر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عثمان دانش

مسل نمبر 93875 میں محمد عارف

ولد نذیر احمد قوم جٹ گِل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد عارف۔ گواہ شد نمبر 1 عمران نصیر وصیت نمبر 36774۔ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد بسراء

مسل نمبر 93876 میں عبید منیب

ولد محمد سلیم اختر قوم جٹ کانواں پیشہ طالب علم عمر 14 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبید منیب۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد

مسل نمبر 93877 میں احتشام رفیق

ولد محمد رفیق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملہیا نوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 03-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احتشام رفیق۔ گواہ شد نمبر 1 کامران احمد قمر۔ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد

مسل نمبر 93878 میں وحید اختر

ولد محمد رفیق قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملہیا نوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 03-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وحید اختر۔ گواہ شد نمبر 1 کامران احمد قمر۔ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد

مسل نمبر 93879 میں نعیم احمد

ولد عبد المجید احمد (مرحوم) قوم مغل پیشہ مزدوری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نثار احمد

مسل نمبر 93880 میں عمیر حسن

ولد محمد اسحٰق مبشر قوم برلاس پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عمیر حسن۔گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد۔گواہ شد نمبر2 فصیح الدین احمد

مسل نمبر 93881 میں حسام الدین

ولد محمد اسحٰق مبشر قوم برلاس پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حسام الدین۔گواہ شد نمبر1 عبدالوجیہہ مدبر۔گواہ شد نمبر2 فصیح الدین احمد ساغر

مسل نمبر 93882 میں عدیل احمد

ولد نصراللہ قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عدیل احمد۔گواہ شد نمبر1 عبدالوجیہہ مدبر گواہ شد نمبر2 نعیم احمد ساجد

مسل نمبر 93883 میں احسن منصور

ولد منصور احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔احسن منصور۔گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد۔گواہ شد نمبر2 فصیح الدین احمد

مسل نمبر 93884 میں وقار احمد مرزا

ولد مرزا مشتاق احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔وقار احمد مرزا۔گواہ شد نمبر1 عبدالوجیہہ مدبر۔گواہ شد نمبر2 فصیح الدین احمد

مسل نمبر 93885 میں کلیم احمد

ولد عبدالجبار قوم مغل پیشہ معمار عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت معمار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔کلیم احمد۔گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد۔گواہ شد نمبر2 نثار احمد

مسل نمبر 93886 میں نوشابہ خانم

زوجہ کلیم احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن ڈیڑھ تولہ مالیتی -/33000 روپے(2) حق مہر -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/350 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نوشابہ کلیم۔گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد۔گواہ شد نمبر2 فصیح الدین احمد ساغر

مسل نمبر 93887 میں نغمانہ محمود

بنت ارشد محمود قوم مغل پیشہ معمار عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔نغمانہ محمود۔گواہ شد نمبر1 ارشد محمود۔گواہ شد نمبر2 نعیم احمد ساجد

مسل نمبر 93888 میں معز احمد

ولد مرزا محمد اکرم قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔معز احمد۔گواہ شد نمبر1 نعیم احمد ساجد۔گواہ شد نمبر2 عبدالوجیہہ مدبر

مسل نمبر 93889 میں خالد احمد

ولد بشیر احمد قوم رحمانی پیشہ دکانداری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھنگالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-05-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔خالد احمد۔گواہ شد نمبر1 نداء الحق ندیم۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93890 میں نوید احمد

ولد محمد اسلم بابر قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھنگالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نوید احمد۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93891 میں ثریا بیگم

زوجہ محمد صادق قوم مہار پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندر مگولے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زیور ڈیڑھ تولہ مالیتی -/33000 روپے(2) حق مہر بصورت زیور بوزن اڑھائی تولے مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثریا بیگم۔گواہ شد نمبر1 قدیر احمد وصیت نمبر 37491۔گواہ شد نمبر2 طارق الطاف

مسل نمبر 93892 میں مبارکہ تنویر

زوجہ ادریس احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندر کے منگولے ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 3 تولہ مالیتی -/66000 روپے (2) حق مہر -/500000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مبارکہ تنویر۔گواہ شد نمبر1 قدیر احمد وصیت نمبر 37491۔گواہ شد نمبر2 طارق الطاف

مسل نمبر 93893 میں زاہدہ تنویر

زوجہ محمد رفیق قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندر کے منگولے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔زاہدہ تنویر۔گواہ شد نمبر1 قدیر احمد وصیت نمبر 37491۔گواہ شد نمبر2 شمس جاوید

مسل نمبر 93894 میں محمودہ بیگم

زوجہ چوہدری منیر احمد مہار قوم مہار پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندر کے منگولے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/100000 روپے (2) بینک بیلنس مالیتی -/225000 روپے(3)حق مہر -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ محمودہ بیگم۔گواہ شد نمبر1 قدیر احمد وصیت نمبر 37491۔گواہ شد نمبر2 طارق الطاف

مسل نمبر 93895 میں مبارکہ صدیقی

بنت امان اللہ اختر (مرحوم) قوم دہڑھ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرگ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مبارکہ صدیقی۔گواہ شد نمبر1 محمد نواز مومن۔گواہ شد نمبر2 رشید علی شاہ

مسل نمبر 93896 میں عاصمہ شاہ

بنت رشید علی شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرگ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت خوردونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عاصمہ شاہ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد نواز مومن۔ گواہ شد نمبر 2 رشید علی شاہ

مسل نمبر 93897 میں خالد احمد

ولد ذکراللہ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانہ پنڈ دھرگ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی زمین برقبہ ساڑھے پانچ ایکڑ واقع میانہ پنڈ مالیتی -/1400000 روپے (2) مکان برقبہ 6 مرلہ واقع میانہ پنڈ مالیتی -/100000 روپے (3) بھینس 1 عدد مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خالد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد گھمن۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 93898 میں ساجد احمد

ولد محمد صدیق قوم جٹ دھیڑ پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانہ پنڈ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-08-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی برقبہ 1 را ایکڑ 3 کنال واقع میانہ پنڈ مالیتی -/300000 روپے (2) رہائشی مکان برقبہ 6 مرلہ واقع میانہ پنڈ مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ساجد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد گھمن۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف

مسل نمبر 93899 میں عذرا بیگم

زوجہ محمود احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانہ پنڈ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد بھینس مالیتی -/45000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عذرا بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد گھمن۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 93900 میں بشریٰ مبارکہ

بنت مرزا عبدالرشید قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانہ پنڈ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ترکہ والد زرعی زمین برقبہ 2 کنال واقع میانہ پنڈ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ مبارکہ۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد گھمن۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 93901 میں عظمیٰ طاہرہ

بنت خالد احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانہ پنڈ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عظمیٰ طاہرہ۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد گھمن معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 93902 میں بشریٰ اسلم

زوجہ محمد اسلم قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیکے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-7-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 6 تولے مالیتی اندازاً -/132000 روپے بشمول حق مہر اداشدہ بصورت زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ اسلم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور

مسل نمبر 93903 میں ام کلثوم

بنت محمود احمد قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیکے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/750 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ام کلثوم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم۔ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد والد موصیہ

مسل نمبر 93904 میں عنبرین ناصر

بنت محمد ناصر ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عہدی پور ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عنبرین ناصر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس۔ گواہ شد نمبر 2 وقار احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 93905 میں عفت سلطانہ

بنت سلطان احمد قوم مغل پیشہ ٹیلر ماسٹر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملہو کے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت سلائی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عفت سلطانہ۔ گواہ شد نمبر 1 آصف جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد

مسل نمبر 93906 میں خوشنود احمد

ولد سلطان احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملہو کے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خوشنود احمد۔ گواہ شد نمبر 1 آصف جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد

مسل نمبر 93907 میں بدر نوید

ولد چوہدری غلام حسین قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملہو کے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بدر نوید۔ گواہ شد نمبر 1 آصف جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 خوشنود احمد

مسل نمبر 93908 میں عشرت سلطانہ

بنت سلطان احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملہو کے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عشرت سلطانہ۔ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد گواہ شد نمبر 2 شاہد پرویز

مسل نمبر 93909 میں نجم الثاقب

ولد رانا سلطان احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نجم الثاقب۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی وصیت نمبر 58291۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93910 میں سرداراں بیگم

زوجہ مرزا بشیر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں پنڈ بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی -/13000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سرداراں بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93911 میں مصباح سیف اللہ

بنت سیف اللہ ملہی قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں پنڈ بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-8-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔

اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔مصباح سیف اللہ ۔گواہ شد نمبر1 لقمان فرید احمد ۔گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد ملہی

مسل نمبر 93912 میں ماجد اللہ

ولد سیف اللہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں پنڈ بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ماجد اللہ ۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔ گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93913 میں فخر احمد

ولد ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں پنڈ بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔فخر احمد۔گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی ۔ گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93914 میں طاہرہ جبین خان

بنت محمد شریف خان قوم خان پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔طاہرہ جبین خان۔گواہ شد نمبر1 جمیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93915 میں سمیرا نصیر

بنت محمد نصیر قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی چین 1 تولہ مالیتی -/26000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ سمیرا نصیر۔گواہ شد نمبر1 منصور احمد۔گواہ شد نمبر 2 آفاق احمد

مسل نمبر 93916 میں مدثرہ اشرف

بنت محمد اشرف قوم...... پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ مدثرہ اشرف۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93917 میں نجمہ شہزادی

بنت عبدالشکور قوم بھٹی پیشہ سلائی کڑھائی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ + سلائی کڑھائی مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ نجمہ شہزادی گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93918 میں نورین ساجد

زوجہ ساجد احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے (2) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/75000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نورین ساجد۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93919 میں زبیر احمد بٹ

ولد خواجہ مبشر احمد قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔زبیر احمد بٹ۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93920 میں سعیدہ بیگم

زوجہ خلیل احمد ملہی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر ادا شدہ -/50000 روپے (2) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سعیدہ بیگم۔ گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 جمیل احمد ملہی

مسل نمبر 93921 میں عدنان احمد ملہی

ولد چوہدری خلیل احمد ملہی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔عدنان احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93922 میں احمد فراز

ولد عقیل احمد ملہی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت منظوری مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔احمد فراز۔گواہ شد نمبر 1 منصور احمد۔ گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93923 میں سنبل احسان

بنت احسان اللہ قوم جٹ گورائیہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔سنبل احسان ۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93924 میں منصور احمد

ولد مقبول احمد قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-6-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔منصور احمد۔گواہ شد نمبر1 نداء الحق ندیم ۔ گواہ شد نمبر2 عقیل احمد ملہی

مسل نمبر 93925 میں نعیم اللہ

ولد نعمت اللہ قوم ڈھڈی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔نعیم اللہ ۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔ گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93926 میں شاہدہ رحمٰن

زوجہ عبدالرحمٰن قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر ادا شدہ -/50000 روپے (2) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شاہدہ رحمٰن۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 رانا نصیر احمد

مسل نمبر 93927 میں فریدہ نصیر

بنت نصیر احمد قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔فریدہ نصیر۔گواہ شد نمبر1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93928 میں نبیلہ منیر

بنت منیر احمد قوم انصاری پیشہ ٹیچر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی

ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نبیلہ منیر۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93929 میں لبنیٰ منیر

بنت منیر احمد قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ لبنیٰ منیر۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93930 میں انیلہ منیر

بنت منیر احمد قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ انیلہ منیر۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93931 میں تانیا منیر

بنت منیر احمد قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تانیا منیر۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93932 میں انعم منیر

بنت منیر احمد قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ انعم منیر۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93933 میں نوشین شریف

بنت محمد شریف قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نوشین شریف۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93934 میں آصفہ جبیں

بنت اللہ دتہ قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آصفہ جبیں۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93935 میں سعدیہ ارم

زوجہ اکبر احمد قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/50000 روپے (2) طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ ور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سعدیہ ارم۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93936 میں وقاص احمد

ولد افتخار احمد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ وقاص احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93937 میں حفصہ افتخار

بنت افتخار احمد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حفصہ افتخار۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93938 میں اللہ رکھی

زوجہ بشیر احمد قوم رحمانی پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/1000 روپے (2) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اللہ رکھی۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93939 میں زہرہ بیگم

زوجہ عبدالمجید قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/1000 روپے (2) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زہرہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93940 میں زینت بختیار

بنت خالد احمد قوم...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زینت بختیار۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل حمد ملہی گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93941 میں امتہ القیوم

زوجہ خورشید احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ القیوم۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد

مسل نمبر 93942 میں بشیراں صدیق

زوجہ محمد صدیق قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/1000 روپے (2) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/44000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشیراں صدیق۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93943 میں اقصیٰ داؤد

زوجہ داؤد احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/25000 روپے (2) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/78000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اقصیٰ داؤد۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93944 میں روزی اسحٰق

بنت محمد اسحٰق احمد قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات

پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔روزی اسحٰق۔گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی گواہ شد نمبر 2 محمد اسحٰق احمد والد موصیہ

مسل نمبر 93945 میں امتہ الحفیظ

زوجہ عبدالرؤف قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/6000 روپے (2) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتہ الحفیظ۔ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد ملہی ۔گواہ شد نمبر 2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93946 میں راشد محمود

ولد شکراللہ بسراء قوم بسراء جٹ پیشہ مزدوری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔راشد محمود۔گواہ شد نمبر 1 رحمت اللہ بسراء۔گواہ شد نمبر 2 شکراللہ بسراء والد موصی

مسل نمبر 93947 میں شکیلہ اختر

زوجہ شکراللہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 087-11-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 تولے اندازاً مالیتی -/80000 روپے (2) حق مہر -/6000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تارتخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شکیلہ اختر گواہ شد نمبر 1 رحمت اللہ بسراء۔گواہ شد نمبر 2 شکراللہ بسراء

مسل نمبر 93948 میں صمد ثاقب

ولد حفیظ احمد بسراء قوم سراء جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔صمد ثاقب ۔گواہ شد نمبر 1 عامر حفیظ احمد۔گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود

مسل نمبر 93949 میں عرفان احمد شہزاد

ولد حفیظ احمد قوم جٹ بسراء پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-5-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت (دکان) مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔عرفان احمد شہزاد۔گواہ شد نمبر 1 انجم البدر۔گواہ شد نمبر 2 منشی رشید احمد

مسل نمبر 93950 میں صفیہ انوار

زوجہ انوار احمد جان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ گھمن ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/20000 روپے (2) طلائی زیور 1/4 تولہ مالیتی اندازاً -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورتجیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔صفیہ انوار ۔گواہ شد نمبر 1 انوار احمد جان خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد فرید

مسل نمبر 93951 میں فاطمہ بی بی

بیوہ عبدالغنی (مرحوم) قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 80 سال بیعت 1950ء ساکن گدیاں ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 14 کنال واقع موضع کانی جعفرآباد اندازاً مالیتی -/1100000 روپے (2) رقم حق مہر اداشدہ -/2000 روپے (4) نقد رقم -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔اور مبلغ -/35000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فاطمہ بی بی گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد وصیت نمبر 43092۔گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید خالد وصیت نمبر 54726

مسل نمبر 93952 میں ایاز احمد محمود

ولد محمد نذیر احمد قوم باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پڈا ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی ساڑھے سینتیس ایکڑ واقع گدیاں ضلع نارووال (2) زرعی اراضی 8/1 ایکڑ واقع کوٹ باجوہ ضلع نارووال (3) زرعی اراضی 8/1 ایکڑ واقع پوچھضلع شیخوپورہ (4) زرعی اراضی 2/1 ایکڑ ساڑھے تین کنال واقع داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ (5) زرعی اراضی 2 کنال واقع چینے کے ضلع سیالکوٹ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/256000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ ایاز احمد محمود۔گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد۔گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد فرید

مسل نمبر 93953 میں شیراز احمد

ولد شہباز احمد ناصر قوم مغل پیشہطالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ گھمن ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔شیراز احمد۔گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید خالد ۔گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد۔

مسل نمبر 93954 میں سعدیہ نواز

بنت محمد نواز قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔سعدیہ نواز۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر 2 ساغر احمد

مسل نمبر 93955 میں عذرا پروین

زوجہ محمد نواز قوم جچہ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/5000 روپے (2) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/22000 روپے (3) مکان کی تعمیر میں صرف کردہ رقم -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ عذرا پروین ۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان منور۔گواہ شد نمبر 2 ساغر احمد

مسل نمبر 93956 میں ساغر احمد

ولد محمد نواز قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ساغر احمد۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال

مسل نمبر 93957 میں منصور احمد

ولد منور احمد قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔منصور احمد۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد

مسل نمبر 93958 میں امتہ القیوم

بنت منور احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تارتخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ امتہ القیوم ۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان منور۔گواہ شد نمبر 2 مختار احمد باجوہ

مسل نمبر 93959 میں خرم مبارک

ولد شاہد محمود قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-10-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن

احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔خرم مبارک۔گواہ شد نمبر1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر2 لقمان فرید احمد

مسل نمبر 93960 میں راشدہ تبسم

زوجہ شاہد محمود قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھو ملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 23-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر اداشدہ -/14000 روپے(2) طلائی زیور 6ماشہ مالیتی اندازاً-/13000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔راشدہ تبسم۔ گواہ شد نمبر1 ذیشان منور۔گواہ شد نمبر2 لقمان احمد فرید

مسل نمبر 93961 میں طیب منیر

ولد منیر احمد قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھو ملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طیب منیر۔گواہ شد نمبر1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر2 ظفر اقبال

مسل نمبر 93962 میں محمد کلیم

ولد محمد امین قوم سندھو پیشہ زمیندارہ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھو ملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد کلیم۔گواہ شد نمبر1 ذیشان منور۔گواہ شد نمبر2 مبشر احمد

مسل نمبر 93963 میں اسد وسیم

ولد محمد یونس قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھو ملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) موٹر سائیکل مالیتی -/55000 روپے (2) کمپیوٹر مالیتی -/10000 روپے (3) موبائل فون مالیتی -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔اسد وسیم۔گواہ شد نمبر1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر2 انیس احمد باجوہ

مسل نمبر 93964 میں انیس احمد

ولد عباس احمد قوم باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھو ملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔انیس احمد۔گواہ شد نمبر1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر2 اسد وسیم

مسل نمبر 93965 میں طیب ایوب

ولد محمد ایوب قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھو ملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طیب ایوب۔گواہ شد نمبر1 ذیشان منور۔ گواہ شد نمبر2 خرم مبارک

مسل نمبر 93966 میں سمیرا مدثر

زوجہ مدثر احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نتھو ملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً-/48000 روپے(2) حق مہر اداشدہ -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سمیرا مدثر گواہ شد نمبر1 مبشر احمد۔گواہ شد نمبر2 ذیشان منور

مسل نمبر 93967 میں حمیرہ کشور

زوجہ امجد سعید قوم بسراء جٹ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 6 تولے مالیتی اندازاً-/130000 روپے(2) 5 مرلہ پلاٹ واقع وڑائچ ٹاؤن ربوہ اندازاً مالیتی -/400000 روپے(3) حق مہر -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔حمیرہ کوثر۔گواہ شد نمبر1 امجد سعید خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر2 رشید احمد بسراء

مسل نمبر 93968 میں عالیہ رانی

بنت شکراللہ بسراء قوم بسراء جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عالیہ رانی۔گواہ شد نمبر1 رحمت اللہ بسراء۔گواہ شد نمبر2 شکراللہ بسراء والد موصیہ

مسل نمبر 93969 میں نسیم اختر

زوجہ رفیق احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/20000 روپے(2) حق مہر-/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نسیم اختر۔گواہ شد نمبر1 رفیق احمد بسراء۔گواہ شد نمبر2 رحمت اللہ بسراء

مسل نمبر 93970 میں ظہیر احمد

ولد ریاست علی قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑی ملہیاں ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ظہیر احمد۔گواہ شد نمبر1 متین احمد معلم سلسلہ۔گواہ شد نمبر2 محمد ناصر احمد ملہی

مسل نمبر 93971 میں بی بی بیگم

زوجہ احمد خان قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 6-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً-/44000 روپے(2) بینک بیلنس -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بی بی بیگم۔ گواہ شد نمبر1 محمد عبداللہ۔گواہ شد نمبر2 احمد خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 93972 میں طلعت نسرین

زوجہ قمر زمان قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر غربی گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی -/66000 روپے(2) حق مہر-/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔طلعت نسرین۔گواہ شد نمبر1 قمر زمان خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر2 مظفر احمد وصیت نمبر 23351

مسل نمبر 93973 میں ناصر احمد

ولد مقبول احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مشترکہ مکان زرعی اراضی ایک ایکڑ کا حصہ(2) مشترکہ مکان 10 مرلہ کا حصہ (4 بھائی 1 بہن حصہ دار ہیں)۔اس وقت مجھے مبلغ-/14000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ناصر احمد۔گواہ شد نمبر1 تنویر احمد وصیت نمبر 48006 گواہ شد نمبر2 عثمان تنویر وصیت نمبر 39546

مسل نمبر 93974 میں پروین کوثر

زوجہ محمد داؤد ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ اندازاً مالیتی -/22000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔پروین اختر۔گواہ شد نمبر1

عطاء المنان قمر وصیت نمبر 34596۔گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد وصیت نمبر 51558

مسل نمبر 93975 میں طارق وسیم

ولد داؤد احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) موٹر سائیکل اندازاً مالیتی -/24000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔طارق وسیم۔گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد وصیت نمبر 48006 گواہ شد نمبر 2 عثمان تنویر

مسل نمبر 93976 میں شاہد وسیم

ولد داؤد احمد قوم آرائیں پیشہ ہومیو پیتھ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔شاہد وسیم۔گواہ شد نمبر 1 عبدالرؤف طارق۔گواہ شد نمبر 2 عطاء المنان قمر معلم سلسلہ

مسل نمبر 93977 میں مبارکہ داؤد

بنت داؤد احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی ٹاپس 2 ماشہ اندازاً مالیتی -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔مبارکہ داؤد۔گواہ شد نمبر 1 شاہد وسیم گواہ شد نمبر 2 عطاء المنان قمر معلم سلسلہ

مسل نمبر 93978 میں صدیقہ بی بی

بیوہ محمد اسماعیل (مرحوم) قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 ماشہ مالیتی -/6900 روپے (2) بھینس اندازاً مالیتی -/50000 روپے (3) ترکہ خاوند 3 مرلہ خستہ حال مکان قیمت خرید -/50000 روپے کا 1/8 حصہ (4) ترکہ خاوند 3 مرلہ رہائشی مکان کا 1/8 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔صدیقہ بی بی۔گواہ شد نمبر 1 عبدالرؤف طارق مربی سلسلہ۔گواہ شد نمبر 2 عطاء المنان قمر معلم سلسلہ

مسل نمبر 93979 میں شمائلہ نعیم

زوجہ نعیم احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/15000 روپے (2) طلائی زیور سوا تین تولہ مالیتی اندازاً -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمائلہ نعیم۔گواہ شد نمبر 1 عبدالرؤف طارق مربی سلسلہ۔گواہ شد نمبر 2 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ

مسل نمبر 93980 میں معیز احمد شیخ

ولد رفیق احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔معیز احمد شیخ۔گواہ شد نمبر 1 عبدالرؤف طارق مربی سلسلہ۔گواہ شد نمبر 2 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ

مسل نمبر 93981 میں طاہرہ صدیقہ

بنت عبدالغفار قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی بالیاں 1/2 تولہ مالیتی اندازاً -/11000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ صدیقہ۔گواہ شد نمبر 1 محمد عمران شہزاد۔گواہ شد نمبر 2 عطاء المنان قمر معلم سلسلہ

مسل نمبر 93982 میں زاہرہ وحید

زوجہ عبدالوحید ملک قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6-7-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/120000 روپے (2) طلائی زیور مالیتی -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زاہرہ وحید۔گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال ہاشمی گواہ شد نمبر 2 عبدالوحید ملک خاوند موصیہ

مسل نمبر 93983 میں منور احمد جاوید

ولد میاں نواب الدین قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 59 سال بیعت 1998ء ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-6-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 3 کنال پلاٹ جس میں ڈیڑھ کنال پر فیکٹری ہے بقیہ خالی پلاٹ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔منور احمد جاوید۔گواہ شد نمبر 1 عارف سعید گواہ شد نمبر 2 شاہد جاوید

مسل نمبر 93984 میں حمیرا ناز

بنت منور احمد جاوید قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت 2006ء ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-6-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/34000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمیرا ناز۔ گواہ شد نمبر 1 عارف سعید۔گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شمس

مسل نمبر 93985 میں محمد سرور

ولد محمد عبداللہ قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن متین ایونیو لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-7-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد سرور۔گواہ شد نمبر 1 عبدالوحید ملک۔گواہ شد نمبر 2 محمد احمد

مسل نمبر 93986 میں فرخ مسعود

زوجہ طارق مسعود احمد قوم ہندل پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور 12 تولے مالیتی اندازاً -/288000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔فرخ مسعود۔گواہ شد نمبر 1 طارق مسعود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 فرحان چوہدری

مسل نمبر 93987 میں ساجد نعیم

ولد شیخ امیر احمد قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہر ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 5 مرلہ رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/1900000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10083 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ساجد نعیم۔گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہد۔گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 93988 میں امتہ الباسط

زوجہ ساجد نعیم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہر ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط گواہ شد نمبر 1 ساجد نعیم خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 خرم نعیم

مسل نمبر 93989 میں عطاء الرحمٰن مبشر

ولد عبدالرحمٰن مبشر قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہر ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ذاتی مکان مالیتی اندازاً -/2000000 روپے (متنازعہ ہے)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/28000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ + پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عطاء الرحمٰن مبشر۔گواہ شد نمبر 1 لطف المنان خان۔گواہ شد نمبر 2 غضنفر احمد ہاشمی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم طارق محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نانی مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب (ر) معلم وقف جدید مورخہ 15 دسمبر 2008ء کو بعمر 95 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اور بینب بیگم صاحبہ اور حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خادمہ ہونے کی سعادت بھی حاصل رہی۔ مرحومہ کے پہلے خاوند کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (جو اس وقت ناظم ارشاد وقف جدید تھے) نے ان کا نکاح ثانی ہمارے نانا مکرم حکیم خلیل احمد صاحب سے کیا تھا۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 16 دسمبر کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بعدازاں قبرستان عام میں تدفین ہوئی جس کے بعد مکرم اسفندیار منیب صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر ربوہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رفیع صاحب فارماسسٹ دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد شریف صاحب مورخہ 20 دسمبر 2008ء کو بعمر 100 سال وفات پا گئے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چک 425/6R ضلع بہاولنگر سے بطور صدر جماعت سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کی وفات سے اگلے دن بعد نماز ظہر بیت المہدی ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم خالد ممتاز صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی بشیر نے دعا کروائی۔ آپ انتہائی ملنسار، مہمان نواز اور تمام رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے اور تقویٰ شعار بااخلاق اور غرباء کا خیال رکھنے والے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار خلفاء احمدیت کا زمانہ دیکھنا نصیب ہوا۔ آپ کے پسماندگان میں سے خاکسار، چار پوتے مکرم کاشف احمد قمر صاحب معلم سلسلہ، مکرم شہزاد احمد صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ، مکرم مشرف احمد صاحب الیکٹریشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، مکرم شکیل احمد صاحب ہومیو ڈاکٹر اور دو پوتیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد صادق ناصر صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 4 اکتوبر 2008ء کو مکرم محمد عدنان ملک صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم ملک صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عطیۃ القدوس ماریہ صاحبہ بنت مکرم تنویر احمد بٹ صاحب دارالنصر شرقی سے مبلغ -/2500 یورو حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دفتر انصاراللہ پاکستان کے لان میں کیا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نکاح کے بعد دعا کروائی۔ دعا کے بعد دعوت طعام ہوئی۔ دولہا مکرم ملک محمد خان صاحب سابق افسر حفاظت خاص کا پوتا اور مکرم ملک غلام محمد صاحب مرحوم لالیاں کا نواسہ ہے۔ دلہن مکرم سید عبدالحمید شاہ صاحب دارالنصر شرقی سیکرٹری وقف نو کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی عبدالستار صاحب مرحوم ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ گزشتہ کئی ہفتوں سے کمر میں درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور سی ایم ایچ سیالکوٹ میں داخل ہیں۔ علاج کے بعد کچھ افاقہ ہو گیا تھا اب دوبارہ بیماری نے حملہ کیا ہے۔ جس سے کمزوری ہو گئی ہے کمر کے مہروں میں تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

معلومات درکار ہے

مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب پیتھالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اپنے نانا جان مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری (مرحوم) کی سوانح پر ایک کتاب مرتب کرنا چاہتا ہے۔ بہت سے احباب جماعت کو مرحوم کے ساتھ کام کرنے یا فیض پانے کا موقع ملتا رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر وہ ایسی گرانقدر معلومات کو ضبط تحریر میں لا سکیں اور خاکسار کو بھجوا سکیں تو اس کتاب کے لئے بہت بڑی معاونت ہو گی۔ خاکسار سے مندرجہ ذیل ایڈریس یا نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون دفتر: 047-6213970#129

موبائل: 0332-7073101

ولادت

مکرم سرفراز احمد عدیل صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم آصف محمود صاحب کنری ضلع میرپور خاص حال جرمنی کو مورخہ 20 دسمبر 2008ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے سبیلہ آصفہ نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کنری ضلع میرپور خاص سندھ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور بہترین خادمہ دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم داؤد احمد جاوید صاحب استاد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 3 دسمبر 2008ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دانیال احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کاہلوں مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد شاد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

نمایاں اعزاز

عزیزم لقمان احمد امجد واقف نو ابن مکرم محمد خورشید قریشی صاحب زعیم انصاراللہ سیکرٹری مال پنڈی دھوتڑاں ضلع منڈی بہاؤالدین نے حکومت پنجاب کی طرف سے تحصیل کی سطح پر منعقدہ تقریری مقابلہ میں دوم پوزیشن حاصل کی۔ موصوف کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے سند اور چھ ہزار روپے نقد انعام دیا گیا۔ قبل ازیں موصوف جماعت پنجم کے امتحان میں اپنے سنٹر میں اول آئے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزم کیلئے مبارک فرمائے اور آئندہ مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(وکیل وقف نو)

شاہ جہان

پانچواں مغل بادشاہ شاہجہان 5 جنوری 1592ء کو پیدا ہوا اس کا اصل نام خرم تھا وہ جہانگیر کے چار بیٹوں خسرو، پرویز، خرم اور شہریار میں تیسرے نمبر پر تھا۔ اس کی ماں کا نام رانی جگت تھا۔ شاہجہان نے دوسرے شہزادوں کی طرح علوم اور فنون سپہ گیری کی تعلیم پائی۔ اس کا دادا اکبر اسے اپنے پوتوں میں سے سب سے زیادہ چاہتا تھا اپریل 1612ء میں اس کی شادی ارجمند بانو بیگم (ممتاز محل) سے ہوئی جو نور جہان کے بھائی امیر الامراء آصف خان کی بیٹی تھیں۔

1627ء میں جہانگیر کا انتقال ہوا تو بغاوتوں اور سازشوں کو فرو کرنے کے بعد 14 فروری 1728ء کو آگرہ میں ''ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحب قرآن ثانی شاہ جہان'' کے لقب سے تاج شاہی سر پر رکھا۔ تخت نشین ہوتے ہی شاہجہان نے شریعت اسلامی اختیار کی اور اکبر کے عہد میں رائج ہونے والی بہت سی بدعات کا خاتمہ کیا۔

شاہ جہان کو ابتدا ہی سے بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا جن کی اس نے بہت خوش اسلوبی سے سرکوبی اور سلطنت کی توسیع کی۔

1657ء میں شاہجہان کی خرابی صحت کی خبر پا کر اورنگ زیب نے بغاوت کر دی اور اس کے اور اس کے بھائیوں کے درمیان تخت کے لئے کشمکش شروع ہو گئی اورنگ زیب اپنے بھائی مراد کو قتل کروا کے اور دارا شکوہ اور شاہجہان کو قید کر کے خود تخت نشین ہو گیا شاہجہان کا انتقال اسی قید میں 2 جنوری 1666ء کو آگرے کے قلعے میں ہوا۔

عہد شاہجہانی کو ''مغلیہ دور کا سنہرا عہد'' کہا جاتا ہے۔ شاہجہان کا زمانہ اپنی تعمیرات کے باعث ہندوستان کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس کی عمارات کی نمایاں خصوصیت سنگ مرمر کا بڑے پیمانے پر استعمال ہے۔ اس عہد کی تعمیرات کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ برصغیر کے مختلف حصوں مثلاً آگرہ، دہلی، لاہور، ٹھٹھہ، کشمیر، کابل، احمد آباد اور اجمیر وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔

آگرہ میں اس عہد کا تعمیری شاہکار تاج محل واقع ہے جو اس نے اپنی محبوب بیوی ممتاز محل کی یاد میں بنوایا تھا۔

درخواست دعا

مکرم شفیق احمد صاحب ولد مکرم وحید احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال تحریر کرتے ہیں۔

مکرم اظہر احمد صاحب ولد مکرم منور احمد صاحب مقیم کینیڈا (ٹورانٹو) کا گزشتہ روز ملازمت سے گھر واپس آتے ہوئے ٹرک کے حادثہ میں ٹانگیں اور بازو بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور آپریشن کامیاب فرمائے۔ آمین

مسابقت الی الخیرات کا ثواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ بتاریخ 7 نومبر 2008ء میں چند مثالیں پیش فرما کر ہمیں مسابقت الی الخیرات کی طرف بھرپور توجہ دلائی ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہے۔

1۔ ”تحریک جدید کا سال جن کو پتہ ہے کہ 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے تو اس دن سے تیار ہو کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ کب خطبہ آئے اور میں نئے سال کا اعلان کروں تو ہم اپنا چندہ دیں یا وعدہ لکھوائیں۔“

2۔ ”میں جانتا ہوں کہ ایسے بھی ہیں جو رقم جمع کر کے بیٹھے ہوتے ہیں کہ جب اعلان ہو تو فوری طور پر اپنے وعدے کے ساتھ ادائیگی بھی کر دیں۔ خدا تعالیٰ سے ادھار نہیں رکھتے۔“

3۔ ”ایسے بھی ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں کہ اگر قرض لے کر اپنی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں تو تحریک جدید کا وعدہ اور دوسرے چندے کیوں ادا نہیں کئے جا سکتے۔

4۔ ” احمدی عورتیں تو میں نے دیکھا ہے کہ ماشاء اللہ مردوں سے مالی قربانی میں زیادہ آگے بڑھی ہوئی ہیں ابھی آپ نے سنا میں نے رپورٹ میں بتایا تھا کہ امیر صاحب نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ لجنہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔“

مخلصین جماعت ان قابل تقلید نمونوں پر عمل پیرا ہو کر اپنی قربانیوں کا دوہرا ثواب حاصل کریں۔

(روزنامہ الفضل 16 دسمبر 2008ء)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خبریں

ملکی و غیر ملکی ذرائع ابلاغ سے

بھارت لچک دکھائے، مثبت جواب دیں گے

صدر زرداری نے کہا ہے کہ بھارت لچک کا مظاہرہ کرے تو پاکستان بھی اس کا مثبت جواب دے گا۔ امریکی سفیر اینڈ بلیو پیٹرسن سے ملاقات میں صدر نے مزید کہا کہ پاکستانی عوام اور قیادت خطے میں جاری کشیدگی کے خاتمے کے لئے عالمی برادری کے کردار کو سراہتے ہیں۔ امریکی توانائی کے شعبے میں پاکستان کے ساتھ تعاون بڑھائے۔

24 گھنٹے میں دوسرا امریکی میزائل حملہ

4 افراد ہلاک قبائلی علاقے جنوبی وزیرستان میں

24 گھنٹے کے دوران امریکی جاسوس طیارے کے دوسرے میزائل حملے میں مزید 4 افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں مقامی اور پنجابی طالبان بتائے گئے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق میزائل حملہ سرکاری پرائمری سکول پر ہوا ہے جہاں طالبان موجود تھے۔

جو راحت جاں تھے

جو خالق گلشن تھے، وہی وقف خزاں تھے
دریاؤں کے مالک تھے، مگر تشنہ دہاں تھے

پا برہنہ، تپتی ہوئی راہوں پہ رواں تھے
وہ لوگ کہ جو راحت دل، راحت جاں تھے

جو حسن تھے، رحمت تھے، محبت تھے، اماں تھے
آنچ آئی جو حق پر تو وہی شعلہ بجاں تھے

تھا وہ بھی عجب وقت کہ اک دشت کی جانب
آتے ہوئے، جاتے ہوئے لمحے نگراں تھے

حق بات پہ اڑنے کی حقیقت کے مقابل
باقی جو حقائق تھے وہ سب وہم و گماں تھے

جو خون کا قطرہ تھا، وہ تاریخ کی لو تھا
نیزوں پہ جو سر تھے، ابدیت کے نشاں تھے

روداد نہ تھی حادثہ کرب و بلا کی
چھینٹے تھے لہو کے، جو کراں تا بہ کراں تھے

احمد ندیم قاسمی

RAYYAN'S ®
The Real Fried Chicken in Town™
F-8 Markaz, Islamabad, PH:2855496-7
Commercial Market, Rawalpindi, PH:4843501-2

ربوہ میں طلوع و غروب 5۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	5:20

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی
زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر:6212764
گھر:6211379 موبائل 0300-7715840

(مکان کرائے کے لئے خالی ہے)
House for rent
An Upper Portion of a house consisting of two bed rooms with attached bath, lounge, Kitchen and small courtyard suitable for a small family accustomed to modern living. Rent negotiable: advance 6 months, security Rs 10,000/-
Contact:0300-7705041

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری:6215713 گھر:6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل:0332-7063013

FD-10